Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۱۶ ر رجب ۱۳۹۴ھ ۔ ۶ ر ظہور ۱۳۵۳ ہش ۔ ۶ ر اگست ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۸۰

اخبارِ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ؛

زبان کے فرائض اور اس کے محرمات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۴ ر نومبر ۱۹۰۹ء کو خطبۂ جمعہ میں فرمایا :-

" انسان پر جو مصیبت آتی ہے کبھی گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے اسلئے انسان شکر کرے کہ قیامت کو مواخذہ نہ ہوگا۔ دوم ممکن تھا اس سے بڑھ کر مصیبت میں گرفتار ہوتا سوم مالی نقصان کی بجائے ممکن تھا جانی نقصان ہوتا جو ناقابلِ برداشت ہے۔ چہارم یہ بھی شکر کا مقام ہے کہ خود زندہ رہے کیونکہ خود زندہ نہیں تو پھر تمام مالی و اسباب وغیرہ کی فکر لغو ہے ...

زبان کا سب سے بھاری فرض ہے (۱) کلمہ توحید پڑھنا، نماز میں الحمد بھی فرض ہے (۲) تو گویا اتنا قرآن پڑھنا بھی فرض ہوا (۳) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی زبان کا ایک رُکن ہے۔ اس کے محرمات ہیں غیبت، تحقیر، جھوٹ، افتراء۔ اس زبان کے ذریعے عام تلاوت قرآن و تلاوت احادیث کرے اور عام طور پر جو معرفت کے خزانے اللہ و رسُول کی کتابوں میں ہیں پُوچھ کر یا بتا کر انکی تہہ تک پہنچے۔

معمولی باتیں کرنا مباح ہیں، پسندیدہ باتیں اپنی عام باتوں میں استحباب کا رنگ رکھتی ہیں۔

لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ۔ اگر ہم حق کے شنوا ہوتے تو دوزخ میں کیوں جاتے اس سے ثابت ہوا کہ حق کا سُننا فرض ہے اور غیبت کا سُننا حرام ہے۔ سماع کے متعلق صوفیا میں بحث ہے میرے نزدیک سماع قرآن و حدیث ضروری ہے مگر ایک شیطانی سماع ہے کہ راگنی کی بار یکیوں پر اطلاع ہو یہ ناجائز ہے۔

ہمیں حکم ہے کہ جس پانی کی بُو خراب ہو اس سے وضو نہ کریں اس واسطے پانی کا سُونگھنا اس وقت فرض ہو گیا خصوصاً جب نجاست کا احتمال ہو۔

عید کے دن عطر لگانا مستحبات میں داخل ہے ہاں اجنبی عورت کے کپڑوں اور بالوں کی خوشبو کا سُونگھنا حرام ہے۔ اسی طرح آنکھ اور دوسرے اعضاء کے فرائض ہیں " (خطباتِ نور جلد دوم صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۳)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اللہ جلّ شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطرِ کمالاتِ خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا

چونکہ قادرِ مطلق نے آپ کو اپنے ہاتھ سے صاف کیا تھا اس لئے آپ کا سراپا وجود حقیقت میں معجزہ تھا

(۱) " چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی اور انشراح صدری و عصمت وحیاء و صدق و صفا و توکّل و وفا اور عشقِ الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفا تھے اِس لئے خدائے جلّ شانہ نے ان کو عطرِ کمالاتِ خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا۔ اور وہ سینہ اور دِل جو تمام اوّلین و آخرین کے سینہ و دِل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا وہ اُسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اوّلین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفاتِ الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو سو یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف ایسے کمالاتِ عالیہ رکھتا ہے جو اس کی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صُحفِ سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے۔ کوئی ذہن ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی سے اس میں درج نہ ہو۔ کوئی فکر ایسے بُرہانِ عقلی پیش نہیں کر سکتا جو پہلے ہی سے اُس نے پیش نہ کی ہو۔ کوئی تقریر ایسا قوی تر اثر کسی دِل پر ڈال نہیں سکتی جیسے قوی اور پُر برکت اثر لاکھوں دلوں پر وہ ڈالتا آیا ہے وہ بلاشبہ صفاتِ کمالیہ حق تعالیٰ کا ایک نہایت مصفّا آئینہ ہے جس میں سے وہ سب کچھ ملتا ہے جو ایک سالک کو مدارجِ عالیہ معرفت تک پہنچنے کے لئے درکار ہے۔"

(سُرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۰-۲۱ حاشیہ)

(۲) " چونکہ آنحضرت مبدّل تام اور سیّد المبدّلین اور امام المطہّرین تھے جن کو قادرِ مطلق نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا تھا اِس لئے تمام سراپا وجود ان کا حقیقت میں معجزہ ہی تھا۔"

(سُرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۸ حاشیہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۶ ماہ ظہور ۱۳۵۳ھ

آفات و بلیّات سے محفوظ کرنیوالا حصار

اگر انسان اپنی ہستی اور اس دنیوی زندگی کی حقیقت پر غور کرے تو وہ بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ وہ ہر طرف سے بلاؤں میں گھرا ہوا ہے۔ قسم ہا قسم کے دُکھ اور امراض اس کی جان کو لگے ہوئے ہیں۔

اگر ان دکھوں کا شمار کیا جائے جن میں کسی وقت بھی انسان مبتلا ہو سکتا ہے تو ان کا شمار ہی ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح ان بیماریوں کو گننے کی کوشش لاحاصل ہے جو آئے دن لوگوں کو لاحق ہوتی رہتی ہیں اور بسا اوقات صحت مند سے صحت مند آدمی بھی کسی وقت ان میں سے کسی ایک یا بیک وقت کئی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ نت نئی بیماریاں اور امراض نکلتے چلے آتے ہیں۔ ایسی ایسی بیماریاں اور وبائیں یکدم پھوٹ پڑتی ہیں کہ جن کا پہلے کبھی نام بھی نہیں سُنا ہوتا۔ ارضی و سماوی آفات ان کے علاوہ ہیں۔ کبھی دریاؤں میں سیلاب آجاتے ہیں تو لاکھوں کروڑوں انسانوں کو بے گھر کر کے رکھ دیتے ہیں، جانیں الگ ضائع ہوتی ہیں اور اموال الگ تباہی کی نذر ہو کر رہ جاتے ہیں۔ کبھی سمندروں میں طوفان آتے ہیں اور ساحلوں کے ساتھ ساتھ دور دور تک تباہی پھیلا دیتے ہیں۔ کبھی طوفانِ باد و باراں نمودار ہوتا ہے اور جس جس علاقے پر سے گزرتا ہے تباہی و بربادی پھیلاتا چلا جاتا ہے۔ کبھی یک دم زلزلہ آتا ہے اور بستیوں کی بستیاں الٹ کر رکھ دیتا ہے۔ کبھی علاقوں کے علاقے قحط سالی کا شکار ہو جاتے ہیں اور لوگ بھوک سے سِسک سِسک کر مرنے لگتے ہیں۔ کبھی جنگ چھڑ جاتی ہے اور موتا موتی کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔ الغرض جتنا بھی غور کیا جائے اتنی ہی شدت کے ساتھ یہ حقیقت آشکار ہوتی چلی جاتی ہے کہ انسان لاتعداد بلاؤں میں گھرا ہوا ہے۔ اور اگر وہ زندہ اور صحت مند اور خوشحال ہے تو یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کا نتیجہ ہے نہ کہ اُس کی اپنی کسی ذاتی خوبی یا کوشش کا ثمرہ۔ اس حقیقت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت ہی بلیغ تمثیل کے ذریعہ واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آفات تو ناگہانی طور سے آجاتے ہیں۔ کسی کو کیا معلوم کہ رات کو کیا ہوگا۔ لکھا ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، پہلے بہت روئے پھر لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔ یا عباد اللہ! خدا سے ڈرو۔ آفات اور بلیّات چیونٹیوں کی طرح انسان کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ ان سے بچنے کی کوئی راہ نہیں بجز اس کے کہ سچے دل سے توبہ استغفار میں مصروف ہو جاؤ۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر سے خبردار ہی نہیں فرمایا کہ آفات اور بلائیں انسان کے ساتھ اس طرح لگی ہوئی ہیں جس طرح کسی میٹھی چیز کے ساتھ چیونٹیاں چمٹی ہوتی ہیں بلکہ ان آفات سے بچنے اور محفوظ رہنے کا طریق بھی بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں خشیۃ اللہ پیدا کرے اور استغفار و توبہ میں مصروف رہے۔ یہ امر قابلِ غور ہے کہ آپ نے ان آفات اور بلیّات سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے ڈرنے اور لرزاں و ترساں رہنے کی تلقین فرمائی کیونکہ انسان پر جو تکلیف اور مصیبت بھی آتی ہے وہ انسان کی اپنی شامت اعمال کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور مشیت سے آتی ہے۔ اس خوف کا تقاضا یہ ہے کہ انسان ہر وقت اور ہر آن استغفار اور توبہ میں مصروف رہے۔ سو خشیتِ الٰہی اور استغفار و توبہ آفات و بلیّات کو اپنے سے دُور رکھنے کا ذریعہ ہیں۔ جس طرح اگر کسی چیز کو چیونٹیوں سے محفوظ رکھنا ہو تو اسے کسی برتن میں رکھ کر پانی میں چھوڑ دیتے ہیں۔ چیونٹیاں پانی عبور نہیں کر سکتیں اس لئے وہ اُس چیز تک پہنچ نہیں سکتیں۔ اسی طرح جو انسان اپنے گرد خشیت اللہ اور استغفار و توبہ کا حصار قائم کر لیتا ہے وہ آفات و بلیّات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ آفتیں اور بلائیں اُس سے دُور ہی رہتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خشیت اللہ اور استغفار و توبہ کی تلقین ہی نہیں فرمائی بلکہ اس پر مداومت عمل کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش فرمایا۔ آپؐ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت اور ہر حالت میں ذکر الٰہی سے اپنی زبان کو تر رکھتے اور سب سے زیادہ استغفار کا ورد فرماتے۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آپؐ اکثر یہ دعا رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ ہم نے گنا تو ایک ایک نشست میں سو سو دفعہ یہ الفاظ آپؐ کی زبان سے ادا ہوئے۔ اسی طرح حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آپؐ نے رات کو نماز میں آیت إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ پڑھی تو یہ اثر ہوا کہ صبح تک آپؐ یہی آیت پڑھتے رہ گئے۔

اسی طرح اس امر کے باوجود کہ آپؐ خاتم الانبیاء تھے، افضل الرسل تھے، اللہ تعالیٰ کے محبوب خاص تھے، آپؐ کے ساتھ خدائی حفاظت کا وعدہ تھا اور یہ وعدہ بھی تھا کہ آپؐ کے ہوتے خدا تعالیٰ لوگوں پر عذاب نازل نہیں کرے گا، آپؐ پر خشیت الٰہی کا یہ اثر تھا کہ جب کبھی زور سے ہوا چلتی آپؐ سہم جاتے، کسی ضروری کام میں ہوتے اس کو چھوڑ کر قبلہ رُخ ہو جاتے اور فرماتے "خدایا تیری بھیجی ہوئی مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں"۔ جب مطلع صاف ہو جاتا یا پانی برس جاتا تو مسرور ہوتے اور خدا کا شکر ادا فرماتے۔ ایک دن اسی قسم کا واقعہ پیش آیا تو حضرت عائشہؓ نے پوچھا یا رسولؐ اللہ آپؐ کیوں مضطرب ہو جاتے ہیں۔ ارشاد ہوا "عائشہ! تجھے کیا معلوم کہ قوم ہودؑ کا واقعہ نہ پیش آئے جس نے بادل دیکھ کر کہا کہ یہ ہمارے کھیتوں کو سیراب کرنے آیا ہے حالانکہ وہ عذاب الٰہی تھا۔" اسی طرح حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ جب دو ثلث رات گزر چکتی تو آپؐ باآواز یہ الفاظ ادا فرماتے "لوگو! خدا کو یاد کرو زلزلہ آرہا ہے، موت اپنے سامان کے ساتھ آپہنچی، موت اپنے سامان کے ساتھ آپہنچی"۔

یہ چند واقعات بطور مثال ہم نے یہاں درج کئے ہیں ورنہ کتب احادیث میں ایسے واقعات بکثرت ملتے ہیں۔ ایک طرف خشیت الٰہی سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نمونہ ہے اور دوسری طرف دنیا میں خود آپؐ کی طرف منسوب ہونے والوں کا یہ حال ہے کہ دل خشیتِ الٰہی سے اس قدر عاری ہیں کہ ملکی معیشت کو تباہ کر دینے والے ہولناک سیلابوں اور بستیوں کی بستیاں الٹ دینے والے زلزلوں پر بھی خوفِ الٰہی کے کوئی آثار ظاہر نہیں ہوتے۔ اور زلزلے کے معمولی جھٹکوں کو تو جن میں کوئی مالی و جانی نقصان نہ ہو سرے سے خاطر میں لایا ہی نہیں جاتا اور یہ سمجھ کر ٹال دیا جاتا ہے کہ قانونِ قدرت کی کارفرمائی کے نتیجہ میں ایسے واقعات تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ کیا مجال خلافِ شرع اعمال و کردار میں معمولی سا بھی فرق پڑے یا رنگ رلیوں، نافرمانیوں اور فساد فی الارض کی تعلّیوں میں کوئی کمی واقع ہو حالانکہ خود قرآن مجید کی رو سے یہ چھوٹے چھوٹے واقعات ارادۂ الٰہی کے بموجب کسی بڑی تباہی کا پیش خیمہ بھی ہو سکتے ہیں۔

بہرحال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر انسان اپنی ہستی اور گرد و پیش رونما ہونے والے واقعات پر غور کرے تو یہ حقیقت اُس پر منکشف ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی کہ وہ خطرات اور آفات و بلیّات میں گھرا ہوا ہے اور ان سے بچنے اور محفوظ رہنے کا طریق یہی ہے کہ انسان خشیتِ الٰہی اور استغفار و توبہ کا حصار اپنے گرد قائم کرے۔ اس کے بغیر وہ ان سے بچ ہی نہیں سکتا۔ اسی لئے جن کو عرفان کی دولت سے حصہ ملا ہے وہ خشیتِ الٰہی کے زیر اثر ہر وقت لرزاں و ترساں رہتے ہیں اور استغفار و توبہ سے ایک دم کے لئے بھی غافل نہیں ہوتے اور اسی لئے کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے ؎

ہر کہ عارف تر است ترساں تر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضائلِ اسلام

بیان فرمودہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام بے نقص و عیب خدا پیش کرتا ہے

"دنیا میں منجانب اللہ اور سچا مذہب جس کے ذریعہ سے انسان خدا تعالیٰ کو ہر یک عیب اور نقص سے بری ہو کر اس کی تمام پاک اور کامل صفتوں پر دلی یقین سے ایمان لاتا ہے وہ فقط اسلام ہے جس میں سچائی کی کرنیں آفتاب کی طرح چمک رہی ہیں اور صداقت کی روشنی دن کی طرح ظاہر ہو رہی ہے۔"
(مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۲۲)

عقائد حقہ اسلام پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا

"یہ عاجز ایک زمانہ دراز کی تحقیق اور تدقیق کی رو سے خوب جانتا ہے کہ عقائد حقہ اسلام پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا اور جس کسی بات کو کوئی کوتہ اندیش مخالف اعتراض کی صورت میں دیکھتا ہے وہ درحقیقت ایک بھاری درجہ کی صداقت اور ایک عالی مرتبہ کی حکمت ہوتی ہے جو اس کی نظر سے چھپی رہتی ہے۔"
(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۵)

اسلام کا سچا متبع مکالماتِ الٰہیہ سے مشرف ہوتا ہے

"ایک روحانی اور اعلیٰ درجہ کی اسلام میں خاصیت ہے کہ سچائی سے اس پر قدم مارنے والے مکالمات خاصہ الٰہیہ سے مشرف ہو جاتے ہیں اور قبولیت کے انوار جن میں اُن کا غیر اُن کے ساتھ شریک نہیں ہو سکتا اُنہی کے وجود میں پیدا ہو جاتے ہیں یہ ایک واقعی صداقت ہے جو ہزارہا راستبازوں پر اپنے ذاتی تجارب سے کھل گئی ہے۔ ان مدارج عالیہ پر وہ لوگ پہنچتے ہیں کہ جو سچی اور حقیقی پیروی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کرتے ہیں اور نفسانی وجود سے نکل کر ربانی وجود کا پیراہن پہن لیتے ہیں یعنی نفسانی جذبات پر موت وارد کر کے ربانی اطلاعات کی نئی زندگی اپنے اندر حاصل کرتے ہیں۔"
(سبز اشتہار صفحہ ۲۳)

"یہی ایک روحانی اور اعلیٰ درجہ کی اسلام میں خاصیت ہے کہ سچائی سے اس پر قدم مارنے والے مکالمات خاصہ الٰہیہ سے مشرف ہو جاتے ہیں اور قبولیت کے انوار جن میں ان کے غیر ان کے ساتھ شریک نہیں ہو سکتا ان کے وجود میں پیدا ہو جاتے ہیں۔"
(حقانی تقریر برواقعہ وفات بشیر مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

"ایک اسلام ہی ہے جس میں خدا بندہ سے قریب ہو کر اس سے باتیں کرتا ہے وہ اس کے اندر بولتا ہے اور اس کے دل میں اپنا تخت بناتا اور اس کے اندر سے اسے آسمان کی طرف کھینچتا ہے اور اس کو وہ سب نعمتیں عطا فرماتا ہے جو پہلوں کو دی گئیں۔"
(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۲)

"دنیا میں صرف اسلام ہی یہ خوبی اپنے اندر رکھتا ہے کہ وہ بشرط سچی اور کامل اتباع ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مکالمات الٰہیہ سے مشرف کرتا ہے اسی وجہ سے تو حدیث میں آیا ہے کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء ربانی بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔"
(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۲)

"میں جوان تھا اور اب بوڑھا ہو گیا مگر میں اپنے ابتدائی زمانہ سے ہی اس بات کا گواہ ہوں کہ وہ خدا جو ہمیشہ پوشیدہ چلا آیا ہے وہ اسلام کی پیروی سے اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے اگر کوئی قرآن شریف کی سچی پیروی کرے اور کتاب کے منشاء کے موافق اپنی اصلاح کی طرف مشغول ہو اور اپنی زندگی نہ دنیاداروں کے رنگ میں بلکہ خادم دین کے طور پر بناوے اور اپنے تئیں خدا کی راہ میں وقف کر دے اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھے اور اپنی خود نمائی اور تکبر اور عجب سے پاک ہو اور خدا کے جلال اور عظمت کا ظہور چاہے نہ یہ کہ اپنا ظہور چاہے اور اس راہ میں خاک میں مل جائے تو آخری نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ مکالمات الٰہیہ عربی فصیح بلیغ میں اس سے شروع ہو جاتے ہیں اور وہ کلام لذیذ اور باشوکت ہوتا ہے جو خدا کی طرف سے نازل ہوتا ہے۔ حدیث النفس نہیں ہوتا۔"
(چشمہ معرفت صفحہ ۳)

اسلام ہی نجات اُخروی کا موجب ہے

"یہ سچ ہے کہ کوئی فطرتی خوبی بجز حصول صراط مستقیم کے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے موجب نجات اخروی نہیں ہو سکتی کیونکہ اعلیٰ درجہ کی خوبی ایمان اور خدا شناسی اور راست روی اور خدا ترسی ہے اگر وہی نہ ہوئی تو دوسری خوبیاں ہیچ ہیں۔"
(اشتہار میر عباس علی لدھیانوی مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۸۹۱ء)

اسلام عالم روحانی کا مرکز ہے

"اعلموا ان الاسلام مرکز وعمود للعالم الانسانی۔ لان الملک الجسمانی ظل للملک الروحانی جعل اللہ سلامتہ فی سلامتہ وکرامتہ فی کرامتہ وکذالک جرت سنت رب العلمین۔

یقیناً سمجھو کہ دین اسلام عالم روحانی کے لئے مرکز ہے کیونکہ جسمانی ملک روحانی ملک کے تابع ہے اور خدا تعالیٰ نے جسمانی ملک کی سلامتی اور زندگی روحانی ملک رکھی ہے اور اسی طرح سنت اللہ واقع ہوئی ہے۔"
(نور الحق حصہ دوم صفحہ ۵۳)

اسلام جامع عقل و نقل ہے

"من خصائص دیننا انہ یجمع العقل مع النقل والدرایۃ مع الروایۃ ولا یترکنا کالنائمین۔"
(سر الخلافہ صفحہ ۹۳)

ہمارے دین اسلام کی یہ ایک خصوصیت ہے کہ وہ عقل کو نقل اور درایت کو روایت کے ساتھ جمع کرتا ہے اور ہمیں سونے والوں کی مانند نہیں رہنے دیتا۔"

اسلام کی سچی پیروی کرنیوالے حیاتِ جاودانی پاتے ہیں

"جو لوگ سچے دل سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور پھر بعد اس کے ایسے کام نہیں کرتے جو اس کلمہ کے مخالف ہیں بلکہ توحید کو اپنے دل پر وارد کر کے رسالت محمدیہ کے جھنڈے کے نیچے ایسی استقامت سے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ کوئی ہولناک آواز بندوق یا توپ کی ان کو اس جگہ سے جنبش نہیں دے سکتی اور نہ تیز تلواروں کی چمکیں ان کی آنکھوں کو خیرہ کر سکتی ہیں۔ اور نہ وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی ہو کر اس جھنڈے سے باہر آ سکتے ہیں بے شک وہ لوگ حیات جاودانی پائیں گے۔"
(انعامی اشتہار تین ہزار روپیہ مورخہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اکمل و اتم دین

"پہلے نبی ایک ایک قوم کے لیے آیا کرتے تھے اور اسی قدر سکھلاتے تھے جو اُسی قوم کی استعداد کے اندازہ کے موافق ہو۔ اور جن تعلیموں کی وہ لوگ برداشت نہیں کر سکتے تھے وہ تعلیمیں اسلام کی اُن کو نہیں بتلاتے تھے۔ اس لئے ان لوگوں کا اسلام ناقص رہتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان دینوں میں سے کسی دین کا نام اسلام نہیں رکھا گیا مگر یہ دین جو ہمارے پاک نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت دنیا میں آیا۔ اس میں تمام دنیا کی اصلاح منظور تھی اور تمام استعدادوں کے موافق تعلیم دینا مدِنظر تھا۔ اس لئے یہ دین تمام دنیا کے دینوں کی نسبت اکمل اور اتم ہوا اور اس کا نام بالخصوصیت اسلام رکھا گیا اور اسی دین کو خدا نے کامل کیا جیسا کہ قرآن شریف میں ہے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ یعنی آج میں نے دین کو کامل کیا اور اپنی نعمت کو پورا کیا اور میں راضی ہوا جو تمہارا دین اسلام ہو"

(ست بچن صفحہ ۱۴۹)

اسلام کی خداشناسی نہایت صاف اور انسانی فطرت کے مطابق ہے

"اسلام ..... کی خداشناسی نہایت صاف صاف اور انسانی فطرت کے مطابق ہے اگر تمام مذہبوں کی کتابیں نابود ہو کر ان کے سارے تعلیمی خیالات اور تصورات بھی محو ہو جائیں۔ تب بھی وہ خدا جس کی طرف قرآن راہنمائی کرتا ہے آئینہ قانون قدرت میں صاف صاف نظر آئیگا اور اُس کی قدرت اور حکمت سے بھری ہوئی صورت ہر ایک ذرہ میں چمکتی ہوئی دکھائی دیگی"

(معیار المذاہب صفحہ ۲۵)

اسلام اپنے متبع کو الٰہی برکات کا وارث بناتا ہے

"جب کوئی اپنے مولا کا سچا طالب کامل طور پر اسلام پر قائم ہو جائے اور نہ کسی تکلف اور بناوٹ سے بلکہ طبعی طور پر خدا تعالیٰ کی راہوں میں ہر ایک قوت اُس کے کام میں لگ جائے تو آخری نتیجہ اُس کی اس حالت کا یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہدایت کی اعلیٰ تجلیات تمام حجب سے مبرا ہو کر اس کی طرف رخ کرتی ہیں اور طرح طرح کی برکات اُس پر نازل ہوتی ہیں اور وہ احکام اور وہ عقائد جو محض ایمان اور سماع کے طور پر قبول کئے گئے تھے اب بذریعہ مکاشفات صحیحہ اور الہامات یقینیہ قطعیہ مشہود اور محسوس طور پر کھولے جاتے ہیں اور مغلقات شریعت اور دین کے اور اسرار سربستہ ملت حنیفیہ کے اس پر منکشف ہو جاتے ہیں اور ملکوت الٰہی کا اس کو سیر کرایا جاتا ہے تا وہ یقین اور معرفت میں مرتبہ کامل حاصل کرے اور اس کی زبان اور اُس کے بیان اور تمام افعال اور اقوال اور حرکات سکنات میں ایک برکت رکھی جاتی ہے اور ایک فوق العادت شجاعت اور استقامت اور ہمت اس کو عطا کی جاتی ہے اور شرح صدر کا ایک اعلیٰ مقام اس کو عنایت کیا جاتا ہے اور بشریت کے حجابوں کی تنگدلی خست اور بخل اور بار بار کی لغزش اور تنگ چشمی اور غلامی شہوات اور رزائل اخلاق اور ہر ایک قسم کی نفسانی تاریکی بکلی اُس سے دور کر کے اس کی جگہ ربانی اخلاق کا نور بھر دیا جاتا ہے تب وہ بکلی مبدل ہو کر ایک نئی پیدائش کا پیرایہ پہن لیتا ہے اور خدائے تعالیٰ سے سنتا اور خدائے تعالیٰ سے دیکھتا اور خدائے تعالیٰ کے ساتھ حرکت کرتا ہے اور خدائے تعالیٰ کے ساتھ ٹھہرتا ہے اور اس کا غضب خدائے تعالیٰ کا غضب اور اس کا رحم خدائے تعالیٰ کا رحم ہو جاتا ہے اور اس درجہ میں اس کی دعائیں بطور اصطفاء کے منظور ہوتی ہیں نہ بطور ابتلاء کے۔ اور وہ زمین پر حجت اللہ اور امان اللہ ہوتا ہے اور آسمان پر اُس کے وجود سے خوشی کی جاتی ہے اور اعلیٰ سے اعلیٰ عطیہ جو اس کو عطا ہوتا ہے مکالمات الٰہیہ اور مخاطبات حضرت یزدانی ہیں جو بغیر شک اور شبہ اور کسی غبار کے چاند کے نور کی طرح اس کے دل پر نازل ہوتے رہتے ہیں اور ایک شدید الاثر لذت اپنے ساتھ رکھتے ہیں اور طمانیت اور تسلی اور سکینت بخشتے ہیں"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲۳ تا ۲۲۵)

اسلام کی روحانی تاثیرات تا ابد جاری رہیں گی۔

"اسلام مردہ مذہب نہیں تا یہ کہا جائے کہ اُس کی سب برکات پیچھے رہ گئی ہیں اور آگے خاتمہ ہے ... اسلام میں بڑی خوبی یہی ہے کہ اُس کی برکات ہمیشہ اُس کے ساتھ ہیں اور وہ نہ صرف گذشتہ قصوں کا سبق نہیں دیتا۔ بلکہ موجودہ برکات پیش کرتا ہے۔ دنیا کو برکات اور آسمانی نشانوں کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ پہلے تھیں اور اب نہیں ہیں ضعیف اور عاجز انسان جو اندھے کی طرح پیدا ہوتا ہے۔ ہمیشہ اس بات کا محتاج ہے کہ آسمانی بادشاہت کا اس کو پتہ لگے اور وہ خدا جس کے وجود پر ایمان ہے اس کی ہستی اور قدرت کے کچھ آثار بھی ظاہر ہوں۔ پہلے زمانہ کے نشان دوسرے زمانہ کیلئے کافی نہیں ہو سکتے کیونکہ خبر معائنہ کے مانند نہیں ہو سکتی اور امتداد زمانہ سے خبریں ایک قصہ کے رنگ میں ہو جاتی ہیں ہر ایک نئی صدی جو آتی ہے تو گویا ایک نئی دنیا شروع ہو جاتی ہے۔ اس لئے اسلام کا خدا جو سچا خدا ہے۔ ہر ایک نئی دنیا کے لئے نئے نشان دکھلاتا ہے اور ہر ایک صدی کے سر پر اور خاص کر ایسی صدی کے سر پر جو ایمان اور دیانت سے دور پڑ گئی ہے اور بہت سی تاریکیاں اپنے اندر رکھتی ہے ایک قائم مقام نبی کا پیدا کر دیتا ہے جس کے آئینہ فطرت میں نبی کی شکل ظاہر ہوتی ہے اور وہ قائم مقام نبی متبوع کے کمالات کو اپنے وجود کے توسط سے لوگوں کو دکھلاتا ہے اور تمام مخالفوں کو سچائی اور حقیقت نمائی اور پردہ دری کے رُو سے ملزم کرتا ہے سچائی کی رُو سے اس طرح کہ وہ سچے نبی پر ایمان نہ لائے۔ پس وہ دکھلاتا ہے کہ وہ نبی سچا تھا اور اس کی سچائی پر آسمانی نشان یہ ہیں اور حقیقت نمائی کی رُو سے اس طرح کہ اس نبی متبوع کے تمام مغلقات دین کا حل کر کے دکھلا دیتا ہے اور تمام شبہات اور اعتراضات کا استیصال کر دیتا ہے اور پردہ دری کی رُو سے اس طرح کہ وہ مخالفوں کے تمام پردے پھاڑ دیتا ہے اور دنیا کو دکھلا دیتا ہے کہ وہ کیسے بیوقوف اور معارف دین کو نہ سمجھنے والے اور غفلت اور جہالت اور تاریکی میں گرنے والے اور جناب الٰہی سے دور و مہجور ہیں۔ اس کمال کا آدمی ہمیشہ مکالمہ الٰہیہ کا خلعت پا کر آتا ہے اور زکی اور مبارک اور مستجاب الدعوات ہوتا ہے اور نہایت صفائی سے ان باتوں کو ثابت کر کے دکھلا دیتا ہے کہ خدا ہے اور وہ قادر اور بصیر اور سمیع اور علیم اور مدبر بالارادہ ہے اور درحقیقت دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اہل اللہ سے خوارق ظاہر ہوتے ہیں۔ پس صرف اتنا ہی نہیں کہ وہ آپ ہی معرفت الٰہیہ سے مالا مال ہے بلکہ اس کے زمانہ میں دنیا کا ایمان عام طور پر دوسرا رنگ پکڑ لیتا ہے اور وہ تمام خوارق جن سے دنیا کے لوگ منکر تھے اور ان پر ہنستے تھے اور ان کو خلاف فلسفہ اور نیچر سمجھتے تھے۔ یا اگر بہت نرمی کرتے تھے تو بطور ایک قصہ اور کہانی کے اُن کو مانتے تھے اب اس کے آنے سے اور اُس کے عجائبات ظاہر ہونے سے نہ صرف قبول ہی کرتے ہیں بلکہ اپنی پہلی حالت پر روتے اور تاسف کرتے ہیں کہ وہ کیسی نادانی تھی جس کو ہم عقلمندی سمجھتے تھے اور وہ کیسی بیوقوفی تھی جس کو ہم علم اور حکمت اور قانون قدرت خیال کرتے تھے غرض وہ خلق اللہ پر ایک شعلہ کی طرح گرتا ہے اور سب کو کم و بیش حسب استعدادات مختلفہ اپنے رنگ میں لے آتا ہے اگرچہ وہ اوائل میں آزمایا جاتا اور تکالیف میں ڈالا جاتا ہے اور لوگ طرح طرح کے دکھ اُس کو دیتے اور طرح طرح کی باتیں اُس کے حق میں کہتے ہیں اور انواع اقسام کے طریقوں سے اس کو ستاتے اور اس کی ذلت ثابت کرنا چاہتے ہیں لیکن چونکہ وہ برہان حق اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اس لئے آخر اُن سب پر غالب آجاتا ہے اور اسکی سچائی کی کرنیں بڑے زور سے دنیا میں پھیلتی ہیں اور جب خدائے تعالیٰ دیکھتا ہے کہ زمین اُس کی صداقت پر گواہی نہیں دیتی تب آسمان والوں کو حکم کرتا ہے کہ وہ گواہی دیں سو اُس کے لئے ایک روشن گواہی خوارق کے رنگ میں دعاؤں کے قبول ہونے کے رنگ میں اور حقائق و معارف کے رنگ میں آسمان سے اترتی ہے اور وہ گواہی بہروں اور گونگوں اور اندھوں تک پہنچتی ہے اور بہتیرے ہیں جو اس وقت حق اور سچائی کی طرف کھینچے جاتے ہیں مگر مبارک وہ جو پہلے سے قبول کر لیتے ہیں کیونکہ ان کو بوجہ نیک ظنی اور قوت ایمان کے صدیقوں کی شان کا ایک حصہ ملتا ہے اور یہ اسی کا فضل ہے جس پر چاہے کرے"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۴۵ تا ۲۵۱)

(باقی)

سالانہ امتحانات کا التواء

تمام خدام کی اطلاع کیلئے یہ اعلان ہے کہ موجودہ حالات کے پیش نظر خدام الاحمدیہ کے سالانہ امتحانات غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کر دئے گئے ہیں [illegible] اپنے حلقہ کے خدام تک یہ اعلان پہنچا دیں۔

مہتمم تعلیم مجلس
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

:- (۹) :-

مسل نمبر ۲۱۷۵۸

میں حافظ محمود احمد ناصر ولد بشیر احمد صاحب قوم راجپوت چوہان پیشہ طالب علم عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا ماہوار جیب خرچ جو اسوقت -/۲۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمود احمد ناصر۔ ناصر ہوسٹل۔ جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد:۔ محمد امداد الرحمٰن صدیقی ولد محمد لطف الرحمٰن صاحب ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد:۔ ریاض محمود باجوہ ولد شاہ باز خان صاحب ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۷۵۹

میں مظفر احمد اٹھوال ولد چوہدری ذوالفقار علی صاحب قوم جٹ اٹھوال پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمار و شہر ضلع تھرپارکر سندھ حال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا ماہوار جیب خرچ اس وقت -/۱۵ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ مظفر احمد اٹھوال۔

ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ۔ گواہ شد:۔ محمد امداد الرحمٰن صدیقی۔ ولد محمد لطف الرحمٰن صاحب ناصر ہوسٹل۔ جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد:۔ محمد انیس الرحمٰن شاہد۔ نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۷۶۰

میں عزیز اللہ خان ولد عصمت اللہ صاحب قوم پٹھان پیشہ مستری عمر ۲۶ سال بیعت ۱۹۷۲ء ساکن ٹوپی ضلع مردان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۰/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ عزیز اللہ خان ٹوپی ضلع مردان۔ حال منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔ گواہ شد:۔ شیر علی خان بشارت ولد صوبیدار عبد الغفور خان صاحب ٹوپی ضلع مردان۔ گواہ شد:۔ عبد الرزاق بٹ مربی سلسلہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۲۱۷۶۱

میں عزیزہ بیگم زوجہ چوہدری غلام نبی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت ۱۹۵۶ء ساکن کورنگی ضلع کراچی ۳۱ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر -/۳۲ روپے۔

۲۔ زیور طلائی ۲ تولہ قیمت تقریباً -/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ عزیزہ بیگم زوجہ چوہدری غلام نبی صاحب K. 335 ایریا کورنگی کراچی نمبر ۳۱
گواہ شد:۔ مرزا فضل الرحمٰن پریذیڈنٹ حلقہ لانڈھی کورنگی کراچی نمبر ۳۱۔
گواہ شد:۔ کرم الدین ولد چوہدری غلام محمد صاحب کے ایریا۔ کورنگی۔ کراچی ۳۱

خدمتِ دین کیلئے احمدی نوجوان زندگی وقف کریں

جملہ مجالس انصار اللہ کی خدمت میں یہ التماس کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس بات کی خصوصی تحریک فرمائیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں مجالس اپنے بچوں کو جنہوں نے میٹرک۔ ایف اے۔ بی اے اور ایم اے کیا ہے تحریک کریں کہ اپنی زندگیاں وقف کریں اور خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے فریضہ کو انجام دینے کے لئے ٹریننگ لینے کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"ہم نے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے۔۔۔۔ جماعت کو اس وقت جتنے واقفین کی ضرورت ہے اتنے نہیں آرہے"

بدیں وجہ خصوصی تحریک فرماویں کہ ایسے نوجوان جو مخلص بھی ہوں اور ذہین بھی اور جذبہ بھی رکھتے ہوں جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیں۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

نصرت جہاں تمغہ حاصل کرنے والی طالبات

جامعہ نصرت کے دینیات کے سالانہ امتحان میں اوّل آنے والی طالبات کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال طلائی تمغہ جس کا نام "نصرت جہاں تمغہ" ہے دیا جاتا ہے۔

اس سال ایف اے اور بی اے کے دینیات کے سالانہ امتحانوں میں فوزیہ بشیر بنت بشیر احمد صاحب اور امۃ الرفیق طاہرہ بنت مولانا ابو العطاء صاحب علی الترتیب اوّل آکر ان تمغہ جات کو حاصل کرنے کی مستحق ٹھہریں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے مبارک فرمائے۔ (مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

عزیزم ناصر احمد بٹ متعلم اسلامیہ ہائی سکول خانیوال نے آٹھویں کلاس کے امتحان میں ۶۶۷ نمبر حاصل کرکے اپنے سکول میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے اور وظیفہ کا حقدار ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو عزیز موصوف کے لئے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین (منتظم اطفال احمدیہ مجلس خدام الاحمدیہ خانیوال)

قائدین کرام توجہ فرمائیں!

ماہانہ کارگذاری کی رپورٹ بھجوانا قائدین مجالس کی اہم ذمہ داری ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانِ ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے برادرم مکرم چوہدری محمد امین صاحب جبہ مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بابرکت عمر والا خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

حمید خالد ایم اے
انچارج لائبریری جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء کرامؑ کے مخالفین کا ایک پُرانا حربہ جس سے وہ ہمیشہ کام لیتے رہے

وہ الٰہی سلسلوں کی ترقی کو روکنا چاہتے ہیں لیکن آخر خدا کے مامور ہی کامیاب ہوتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیت اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حقیقت یہ ہے کہ دُنیا اگر انبیاء کو مجنون کہتی ہے تو صرف اِس لئے کہ وہ ایسی تعلیم پیش کرتے ہیں جو زمانہ کی رو کے بالکل خلاف ہوتی ہے اور جس کو انسانی عقل نہیں منا سکتی۔ علماء اس کو سُنتے ہیں تو مخالفت میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ امراء سُنتے ہیں تو طیش میں آجاتے ہیں۔ عوام سُنتے ہیں تو وہ بھڑک اُٹھتے ہیں مگر چونکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مؤید ہوتے ہیں اور ان کی پُشت پر اللہ تعالیٰ کھڑا ہوتا ہے وہ نہ مخالفت کی پرواہ کرتے ہیں اور نہ دشمنوں کی ایذاء رسانیوں سے گھبراتے ہیں اور برابر اپنے کام میں مشغول رہتے ہیں۔ لوگ حیرت اور استعجاب سے ان کو دیکھتے ہیں مگر بجائے یہ سمجھنے کے کہ زمین و آسمان کا خدا ان کی پُشت پر ہے۔ وہ یہ خیال کرنے لگ جاتے ہیں کہ یہ دیوانہ ہے یعنی جس طرح دیوانہ اپنا کام کئے جاتا ہے اور لوگوں کی ہنسی یا مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں کرتا اسی طرح وہ بھی کسی مصیبت کی پرواہ نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ کی توحید کو پھیلاتے چلے جاتے ہیں۔ جب مکّہ کے لوگوں نے دیکھا کہ ہم نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کو توحید کے وعظ سے باز رکھنے کے لئے ہر قسم کی تدابیر اختیار کیں مگر یہ پھر بھی اپنے کام سے نہیں رُکا اور اس نے بُتوں کو بُرا بھلا کہنا نہیں چھوڑا تو انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ شخص تو مجنون ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ۔ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ (سورۃ قلم ع ۱) یعنی ہم دوات اور قلم کو اور ان تمام تحریروں کو جو دوات قلم سے لکھی گئی ہیں اِس بات کی شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ تو اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہے یعنی قلم اور دوات سے جس قدر علوم احاطۂ تحریر میں آئے ہیں یا آئندہ زمانوں میں آئیں گے اگر ان سب کو جمع کر لیا جائے اور پھر ان کا تیرے علوم کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو دُنیا کو معلوم ہو گا کہ تُو ان سے بہت زیادہ علوم پھیلا رہا ہے۔ پس اگر اور لوگ ادنیٰ اور معمولی علوم پھیلانے کی وجہ سے اعلیٰ درجہ کے موجد اور سائنسدان اور فلاسفر اور فقیہہ اور عالم کہلا سکتے ہیں تو تُو ان سے ہزاروں گنا زیادہ علوم پھیلانے کی وجہ سے مجنون کس طرح سے ہو گیا۔

غرض انبیاء کے مخالفین کا یہ ایک پُرانا حربہ ہے جس سے وہ ہمیشہ کام لیتے رہے ہیں یا یوں کہو کہ جس طرح ڈوبتا ہؤا آدمی تنکوں پر بھی ہاتھ ڈال دیتا ہے اسی طرح وہ بھی مجنون کہہ کر الٰہی سلسلوں کی ترقی کو روکنا چاہتے ہیں مگر آخر خدا کے رسول ہی کامیاب ہوتے ہیں اور مخالفین مجنون کہنے والے ناکامی اور نامرادی کا مونہہ دیکھتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر)

ایم۔ ایس سی ٹیچر کی فوری ضرورت

مغربی افریقہ میں مجلس نصرت جہاں کے ایک سیکنڈری سکول کے لئے کیمسٹری میں ایم۔ ایس سی ٹیچر کی ضرورت ہے جو بیالوجی کا مضمون بھی پڑھا سکے۔

۱۱ر اگست بروز اتوار دس بجے صبح دفتر مجلس نصرت جہاں میں انٹرویو ہو گا، انشاء اللہ۔

خواہشمند احباب اپنی جملہ سندات اور اپنے حلقہ کے امیر یا صدر صاحب کی تعارفی چٹھی لے کر انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

اعلیٰ کامیابی

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم راجہ انور احمد نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی بدولت زرعی یونیورسٹی لائلپور سے ایم۔ ایس سی، فوڈ ٹیکنالوجی کے فائنل امتحان میں نہ صرف یونیورسٹی بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی بلکہ ۸۴۶/۱۱۰۰ نمبر حاصل کر کے حاصل کردہ نمبروں کا نیا ریکارڈ بھی قائم کیا الحمد للہ۔

بزرگانِ سلسلہ سے التماس ہے کہ عزیز کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے خادمِ دین بنائے اور اس کی یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین۔

(راجہ فاضل احمد ایم۔ اے۔ سرگودہا)

نصرتِ جہاں سکیم آگے بڑھو کے تحت ایک اور احمدی ڈاکٹر ارضِ بلالؓ میں پہنچ گئے

گیمبیا (مغربی افریقہ) کے مبلغ انچارج مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ مکرم ڈاکٹر میجر محمد خان صاحب مورخہ ۱۵ر جولائی ۱۹۷۲ء کو بخیریت وہاں پہنچ گئے ہیں، الحمد للہ۔

نصرت جہاں سکیم کی طرف سے مغربی افریقہ میں پہنچنے والے آپ چوبیسویں ڈاکٹر ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اہلِ افریقہ کی بے لوث خدمات کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

مکرم امانت اللہ صاحب بھٹی پاکستان نیوی ابن چوہدری فیروز دین صاحب بھٹی مرحوم فتوکے کا نکاح ثانی ہمراہ محترمہ امۃ اللہ کشور صاحبہ بنت مکرم خدا بخش صاحب مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر پر مکرم عزیز احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے ۲ر اگست ۱۹۷۲ء کو بعد نماز عصر مسجد یادگار ربوہ میں پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعثِ رحمت و برکت فرمائے۔ آمین

(سردار احمد بھٹی آفیسر پاکستان نیوی۔ محلہ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

اعلان داخلہ طبیہ کالج ربوہ

طبیہ کالج ربوہ میں فرسٹ ائر تا فورتھ ائر کا داخلہ ۲۰ر اگست ۱۹۷۲ء سے شروع ہو گا۔

معیار داخلہ :۔ میٹرک یا ایف۔ اے پاس

لائبریری، میوزیم اور لیبارٹری کا انتظام موجود ہے۔ طلباء کو عملی ٹریننگ کی سہولتیں بھی حاصل ہیں۔ ہوسٹل کا انتظام بھی ہے۔ صاف ستھرا تعلیمی ماحول، پراسپکٹس اور فارم داخلہ دفتر سے طلب فرمائیں۔

(پرنسپل طبیہ کالج، ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴